WHERE TRUTH STAND ALONE

کربلا: حق کی اخری حد
حق تنہا، مگر شکستہ نہیں تھا

EP:07

کربلا کی زمین پر آمد اور گھوڑے کا رک جانا

منظر کو تصور کریں کہ

عراق کا صحرا دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔
ہوا میں ریت کے ذرات اڑ رہے ہیں اور دھوپ کی شدت سے ہر چیز تلملا رہی ہے۔ حر بن یزید ریاحی کا ایک ہزار کا لشکر کاروانِ حسینی کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے، اور ان کی پوری کوشش ہے کہ امامؑ کو کسی محفوظ شہر یا بستی کی طرف نہ جانے دیا جائے۔ اچانک، امام حسینؑ کا گھوڑا ایک جگہ پہنچ کر رک جاتا ہے۔

امامؑ اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کرتے ہیں، لیکن وہ قدم آگے نہیں بڑھاتا۔
آپؑ گھوڑا تبدیل کرتے ہیں، دوسرا گھوڑا لایا جاتا ہے، لیکن وہ بھی وہیں جم کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

یہ کون سی زمین ہے؟

جب گھوڑوں نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا، تو امام حسینؑ کے مخلص اور وفادار ساتھی قریب آگئے۔ ماحول پر ایک عجیب سا بوجھل سکوت طاری ہو گیا۔ امامؑ نے اپنے گھوڑے کی یال پر ہاتھ پھیرا، صحرا کی خاک کو دیکھا اور اپنے قافلے کے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر سوال پوچھا: اس زمین کا نام کیا ہے؟

قافلے میں موجود ایک شخص نے جواب دیا:
یا ابنِ رسول اللہ! اسے عقر (بانجھ زمین) کہتے ہیں۔
امامؑ نے فرمایا: کیا اس کا کوئی اور نام بھی ہے؟
دوسرے نے عرض کیا: اسے نینوا بھی کہا جاتا ہے۔
امامؑ نے پھر پوچھا: کیا اس کا کوئی اور نام بھی ہے جو تم لوگ جانتے ہو؟
تب (تاریخِ طبری اور معتبر و مستند راجع) کے مطابق، ایک بزرگ نے آگے بڑھ کر عرض کیا: یا ابنِ رسول اللہ! اس جگہ کو کربلا بھی کہتے ہیں۔

(بحوالہ: تاریخِ طبری، جلد 4، صفحہ 310)

یہ کرب اور بلا کی جگہ ہے!

جیسے ہی امام حسینؑ کے کانوں میں
کربلا کا لفظ پڑا، آپؑ کے چہرے پر ایک عمیق اور گہرا تاثر ابھرا۔ آپؑ نے ایک
سرد آہ بھری اور فرمایا:

اللّٰهمَّ إِنّی أَعُوذُبِكَ مِنَ الكَربِ وَالبَلَاءِ

اے اللہ! میں کرب یعنی ملامت و رنج، اور بلا یعنی مصیبت سے
تیری پناہ مانگتا ہوں۔

پھر آپؑ نے اپنے پورے قافلے، اپنی بہنوں اور بنو ہاشم کے جوانوں کی طرف
دیکھا اور وہ الہامی جملے کہے جنہیں سن کر بیبیوں کے دل لرز گئے:

"یہیں رک جاؤ! خدا کی قسم، یہی ہمارے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے، یہی ہمارے خیمے لگنے کا مقام ہے، یہی وہ مٹی ہے جہاں ہمارا خون بہایا جائے گا، اور یہی وہ جگہ ہے جہاں ہماری قبریں بنیں گی۔ میرے نانا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی زمین کے بارے میں بتایا تھا۔"

(بحوالہ: البدایہ والنہایہ، ابنِ کثیر، جلد 8، صفحہ 187)

2 محرم الحرام: خیموں کا لگنا اور ابنِ زیاد کا خط

یہ 2 محرم الحرام 61 ہجری کا دن تھا جب نواسۂ رسول ﷺ کا یہ چھوٹا سا قافلہ کربلا کی اس تپتی اور بے آب و گیاہ زمین پر اترا۔ حضرت عباسؑ اور بنو ہاشم کے جوانوں نے اونٹوں سے کجاوے اتارے۔ ایک طرف خواتین اور بچوں کے لیے خیمے لگائے گئے، اور دوسری طرف مردوں کے خیمے قائم ہوئے۔

حر بن یزید ریاحی نے بھی امامؑ کے خیموں کے بالکل سامنے، کچھ فاصلے پر اپنے ایک ہزار سپاہیوں کے خیمے لگا دیے اور امامؑ پر نظر رکھنے لگا۔

اسی دوران کوفہ سے ابنِ زیاد کا ایک تیز رفتار قاصد حر کے پاس پہنچا، جس کے ہاتھ میں ایک سخت ترین سرکاری خط تھا۔ ابنِ زیاد نے لکھا تھا: "جیسے ہی میرا یہ خط تمہیں ملے، حسینؑ کو وہیں روک لو جہاں نہ پانی ہو اور نہ کوئی قلعہ یا سایہ دار درخت۔ اور یاد رکھو! میرا یہ قاصد تمہارے ساتھ ہی رہے گا اور دیکھتا رہے گا کہ تم میرے حکم پر کس طرح عمل کرتے ہو۔"

(بحوالہ: تاریخِ طبری، جلد 4، صفحہ 309 / الکامل فی التاریخ، جلد 4، صفحہ 52)

حر نے یہ خط امام حسینؑ کو دکھایا۔

امامؑ نے فرمایا: "تو پھر ہمیں تھوڑا آگے بڑھ کر نینوا یا الغاضریہ کی بستی میں خیمے لگا لینے دو جہاں پانی اور سائے کا انتظام ہے۔"

لیکن حر نے سر جھکا کر معذرت کی اور کہا: یا ابنِ رسول اللہ! میں مجبور ہوں، یہ قاصد مجھ پر جاسوس بنا کر بھیجا گیا ہے، میں ابنِ زیاد کے حکم کی مخالفت نہیں کر سکتا۔

الوداعی راتوں کا آغاز اور امامؑ کا خطبہ

کربلا کی زمین پر یہ پہلی رات تھی۔ رات کے اندھیرے میں امام حسینؑ نے اپنے تمام ساتھیوں اور اہل بیت کو اکٹھا کیا اور کائنات کا وہ سب سے سچا خطبہ دیا جو صرف ایک حسینی ضمیر ہی دے سکتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا:

"تم دیکھ رہے ہو کہ دنیا بدل چکی ہے، اس کا رخ پھر گیا ہے، نیکی دنیا سے رخصت ہو رہی ہے اور صرف برائی باقی رہ گئی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ حق پر عمل نہیں ہو رہا اور باطل سے روکا نہیں جا رہا؟ ایسے حالات میں مومن کے لیے یہی لائق ہے کہ وہ اپنے رب سے ملنے (شہادت) کی تمنا کرے۔ میں موت کو ایک سعادت اور ظالموں کے ساتھ جینے کو ایک ذلت سمجھتا ہوں۔"

(بحوالہ: تاریخ طبری، جلد 4، صفحہ 305)

جب امامؑ خاموش ہوئے، تو ان کے وفادار ساتھی (جیسے زہیر بن قین اور بریر بن خضیر) کھڑے ہوئے اور انہوں نے تلواروں پر ہاتھ رکھ کر کہا:
"یا ابنِ رسول اللہ! خدا کی قسم، اگر یہ دنیا ہمیشہ رہنے والی ہوتی اور ہمیں اس میں ہر قسم کی عیش و عشرت حاصل ہوتی، تب بھی ہم آپ کے ساتھ یہاں مرنے کو اس دنیا پر ترجیح دیتے۔"

خیموں سے بچوں کے رونے اور بیبیوں کی سسکیوں کی آوازیں آ رہی تھیں، کیونکہ وہ سمجھ چکی تھیں کہ اب نانا کے شہر واپسی کا کوئی راستہ باقی نہیں بچا۔

آج کا نوجوان اس منظر کی نفسیات کو سمجھے۔
گھوڑے کا رک جانا اور زمین کا نام سن کر امامؑ کا وہیں خیمے لگا دینا یہ ثابت کرتا ہے کہ حسینؑ کسی غلط فہمی یا Miscalculation کا شکار ہو کر کربلا نہیں آئے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔

دنیا کا کوئی جرنیل اپنی فوج کو ایسی جگہ نہیں اتارتا جہاں پانی نہ ہو اور جہاں چاروں طرف دشمن ہو۔ لیکن یہ جنگ زمین جیتنے کی تھی ہی نہیں، یہ جنگ ضمیر جیتنے کی تھی۔ حسینؑ نے دکھایا کہ جب حق کی گواہی کا وقت آجائے، تو یہ نہیں دیکھا جاتا کہ زمین کتنی سخت ہے، بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ تمہارا عزم کتنا مضبوط ہے۔

اگلی قسط

عمر بن سعد کی چار ہزار کے لشکر کے ساتھ کربلا میں انٹری۔ امام حسینؑ اور عمر بن سعد کی رات کے اندھیرے میں تنہائی میں ملاقاتیں اور مذاکرات۔ وہ تین شرطیں کیا تھیں جو امام حسینؑ نے پیش کیں، اور ابنِ زیاد کے ایک بدبخت کارندے "شمر ذی الجوشن" نے ان مذاکرات کو کیسے ناکام بنایا؟